

## اسرا ایل پارلیمنٹ میں تبشيری سرگرمیوں پر پابندی کا مسودہ قانون پیش کر دیا گیا۔

ان دونوں اسرا ایل کے سیاسی اور سماجی طقوں میں پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے رکن نعم زفل کا پیش کردہ مسودہ قانون تند و تیز مبارحت کا موضوع ہے۔ مسودے میں تجویز کیا گیا ہے کہ اسرا ایل میں بر قوم کی تبشيری سرگرمیوں پر پابندی لگادی جائے۔ جناب زولی کے بقول گزشتہ سال ایک امریکی مناد کی طرف سے اسرا ایل کے پانچ لاکھ یہودیوں کو ڈاک کے ذریعے تبشيری لٹری پر ارسال کرنے کا فیصلہ اُن کے مذہبی حقوق پر چاہپ مارنے کے مترادف تھا۔

کھاہار ہا ہے کہ وزیر اعظم بھجن نیتین یا ہو کی طرف سے مسودے کی بھرپور مخالفت ہو گی، تاہم جناب زولی سیکی مبقرن، اور بعض کے خیال میں بھیثت جموئی میتھت، کے خلاف عوام میں پائی جانے والی لفترت کو زبان دینے میں کامیاب رہے ہیں۔ زولی اور اُن کے پیش کردہ مسودہ قانون کے ماتی مسوشے چافی کا خیال ہے کہ سیکی مبقرن چرچیں کے فرائم کردہ لاکھوں ڈالروں کی مدد سے ہر سال سیکڑوں غربی یہودیوں کو علاج میتھت میں داخل کر لیتے ہیں، اور یہ مسودہ "اسرا ایل میں تبشيری سرگرمیوں کو محدود کرنے کی ایک کوشش ہے۔" جب ایک بنتا مسکراتا شخص کسی مظلوم کا الحال یہودی کے پاس جاتا ہے، اُنے امداد کی پیش کش کرتے ہوئے اُس کا ذہن بدلتا شروع کرتا ہے، تو یہ مذہبی آزادیوں پر چاہپ مارنے کے مترادف ہے۔ "سیکی مبقرن ایک غربی یہودی کی محرومیاں پیش نظر رکھتے ہیں۔"

زفل کے بقول یہودیوں نے اس لیے یہودی ریاست قائم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ لوگ اُن کے پچھے گلے رہیں اور انہیں بتاتے رہیں کہ انہوں نے ظاظرو حانی راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ "میرے لیے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ مجھے یہودی ریاست میں سیکی مبقرن کے خلاف لڑنا پڑ رہا ہے۔"

مسودہ قانون کے مطابق "تبدلی مذہب کی دعوت دینے والے لٹری پر کی طباعت و اشاعت، تقسیم اور درآمد، بلکہ اسے پاس رکھنے پر بھی پابندی ہو گی۔" تیر بحث مسودے کے خلاف دنیا بھر سے سیکیوں نے خطوط لکھ کر احتجاج کیا ہے۔ احتجاج کرنے والوں میں وہی کن سے لے کر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سینیٹ کی "کمیٹی برائے امور خارجہ" کے ہیئت ہیلز نیک ہامل، میں۔ احتجاجی خطوط میں بھاگیا ہے کہ اس مسودہ قانون کے منظور ہو جائے کی صورت میں تو "عدم نامہ جدید" تک پر پابندی لگ جائے گی۔

بعض سیکیوں کی رائے میں یہ مسودہ قانون غیر منطقی ہے اور قرون وسطی میں جو حالات تھے، اُن

کے خوف پر مبنی ہے۔ اس سے بہوں۔ میکی تعلقات جو بتدریج بہتر ہوتے چاہے تھے، ان میں ایک بار پھر رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔ مقامی میکی رہنماؤں کا موقف یہ ہے کہ وہ اس مسئلے کی حساسیت سے آگاہ ہیں اور اسی لیے تبیشری سرگرمیوں میں شامل نہیں ہوتے۔ یہ مسلم کے ایک پولیٹیشن چرچ کے پادری جانب پال ور جر کا کہنا ہے کہ "هم ہر خدمت کے لیے حاضر ہیں، مگر کسی کے مذہب پر چاہپے مارنا ہمیں منظور نہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم نے ایسی کسی حرکت کا ارتکاب کیا تو ہمیں یہاں سے باہر پھینک دیا جائے گا، مجھے حیرت ہے کہ مسودہ قانون پیش کرنے والے خوف کا خارکیں میں؟"

وزارت مددبی اُمور کے یونیورسٹی مود نے جو ایسے مائل پر لفڑ رکھتے ہیں، محما ہے کہ "بعض چرچ مسئلے کی حساس نویعت کا خیال نہیں رکھتے" اور روس اور اس تھوپیا سے آنے والے یسودیوں کو علّه مسیحیت میں داخل کرنے کے لیے کوشش رہتے ہیں۔ یونیورسٹی مود نے مزید کہا کہ "میں جاتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون پارلیمنٹ میں کیوں پیش کیا گیا ہے، اس لیے کہ اسرائیل میں مبقرین سرگرم عمل ہیں۔ مغربی چرچوں کو کہہ دیتا چاہیے کہ وہ اسرائیل میں تبیشری سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتے۔"

## "مشرق کس طرح فتح کیا گیا ہے۔"

[پاکستان میں مغرب زدگی کی لمبڑی دے شدید تر ہوئی جا رہی ہے۔ رد عمل کی کئی جمادات ہیں۔ انگریزی روزنامہ "نیشن" (اسلام آباد) نے کافی اکرم نون کا ایک مضمون پڑھانے کیا ہے۔ یہ مضمون پڑھانے والے اسلام اور عیسائیت کے عمومی مراجع سے ذرا بہت کر رہے ہیں، تاہم وطن عربز کی سوچیں میں سے آگاہ رہنے کے لیے اس کا ترجیح ذریل میں موثر معاصر اور مضمون ٹار کے مکمل ہے کہ ساتھ لکھ کیا جاتا ہے۔ انگریزی سے اردو ترجمہ جانب شاہد فاروق نے کیا ہے۔ مدیر]

"میک کاواط ہے --- رک چاوا" میں نے یہ الفاظ اس وقت سننے جب خریداری میں مصروف تھا۔ ان الفاظ نے مجھے مرکوز دیکھنے پر مہجور کیا، وہ اس لیے کہ میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سٹورز — K. Mart (کے۔ مارت) یا J.C.Penny's (جے۔ سی۔ پنیزیز) میں خریداری نہیں کر رہا تھا، بلکہ یہ یہاں پاکستان کی بات ہے۔ نوجوان جوڑا جسے میں نے باتیں کرتے ہوئے سا، کسی مسئلے پر بحث کر رہا تھا۔ میں نے غور سے دیکھا، کیونکہ مرد اور عورت میں تباہی کرنے کے لیے مجھے ایسا کرتا پڑتا تھا۔ اہا! لبے لبے بال اور چہدے ہوئے کان۔ مجھے فرانسیسی طرز کی ڈائریکی دکھائی دی اور میں نے خاور ہائی سکول کا سالس لیا۔ میرا کسی کی بات کوں لینا، ایک چھوٹا سا معمول واقعہ معلوم ہوتا ہے، یہ اتنا اہم بھی نہیں کہ اسے اخبار میں جگہ دی جائے، لیکن اس ظاہر معمول لٹکا نے والے واقعہ نے مجھے